نمبر ۱۰۸ | ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۲ سنہ ھجری | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمت بلند رکھو۔ بزدلی منافق کا نشان ہے

(فرمودہ ۱۰ - مارچ ۱۸۹۹ء)

فرمایا۔ "ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اور مومن بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا تعالےٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ مومن دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ اس میں موقعہ شناسی نہ ہو۔ موقعہ شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے۔ وہ تہوّر ہوتا ہے مومن میں شتاب کاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے طیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔ انسان سے کبھی ایسا کام ہو جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ناراض کر دیتا ہے۔ اور کبھی ناپسند کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی سائل کو اگر دھکا دیا تو سختی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے۔ اور اسے توفیق نہیں ملے گی۔ کہ وہ اس کو کچھ دیکے لیکن اگر نرمی یا اخلاق سے پیش آئیگا۔ اور خواہ اسے پیالہ پانی ہی کا دیدے۔ تو وہ ازالہ قبض کا موجب ہو جائیگا" (الحکم ۱۰ - جون ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۸ - مارچ بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ::

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے ناظر تعلیم و تربیت کو دائیں کلائی کے جوڑ میں سخت درد ہو گیا تھا۔ اب افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ::

۶ - مارچ پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلالی نشان کے ظہور کی تقریب میں زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بعد نماز عصر مسجد نور میں جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے دلچسپ تقریر کی ::

مہاشہ محمد عمر صاحب بسلسلہ تبلیغ خوشاب روانہ کئے گئے۔ جہاں آریوں سے مناظرہ کا امکان ہے ::

مجاہدین فی سبیل اللہ

یکم مارچ ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں مَیں نے تحریک کی تھی۔ کہ مالابار کے علاقہ میں انگریزی دان آنریری مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو ایسے رنگ میں کام کریں۔ جس طرح ملکانہ میں کام کیا گیا تھا۔ اور اس قسم کے مبلغین کی ایک جماعت وہاں رکھی جائے۔ جو اس حد تک کام کرے۔ کہ مخالفین اس بات سے مایوس ہو جائیں۔ کہ احمدیوں کو مصائب میں مبتلا کر کے وہ احمدیت کی ترقی کو روک سکتے ہیں۔ اس اعلان پر چوہدری محمد شریف صاحب بی۔اے ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میں ابھی بیماری سے اٹھا ہوں۔ کمزوری بہت ہے۔ صحت ہونے پر انشاء اللہ جب آپ بھیجیں گے۔ جا سکوں گا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کو شفاء کاملہ عطا کرے۔ تاکہ اس جہاد میں جلد شامل ہو سکیں۔

ایک اور صاحب ثروت دوست جو بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہیں لکھتے ہیں۔ کہ میں پانچ ماہ کے لئے اس علاقہ میں جا کر تبلیغ کرونگا۔ اور اپنے اور اپنے نوکر کے اخراجات خود برداشت کرونگا۔ بعض وجوہات سے انہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے سے روکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس جہاد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

اس کے علاوہ جنوبی ہند سے بھی چند انگریزی دان اصحاب تیار ہیں۔ ابھی ایسے اور آدمیوں کی ضرورت ہے۔ صاحب توفیق جلدی اپنے آپ کو پیش کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان)

رباعیاتِ حسن

(۱)

ہنگامہ خیز مانا کہ ہے کارواں کی صبح\
جاں بخش فصلِ گل میں ہے گو بوستاں کی صبح\
انوارِ حق برستے جو ہوں دیکھنے تجھے\
آ دیکھ قادیان میں دارالاماں کی صبح

(۲)

بیشک اُو جس کے تئیں اہلِ سخن کہتے ہیں\
زندہ باشی جسے مرغانِ چمن کہتے ہیں\
وہ خطِ کوشش رہنا پوشش ہی ہے شاید\
عُرفِ عامہ میں جسے لوگ حسن کہتے ہیں

[illegible]

نتیجۂ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نومبر ۱۹۳۳ء میں جو امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منعقد ہوا تھا۔ اس میں من جملہ ۸۱- احباب کے جن کی طرف سے شرکت کی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ ۵۵- احباب عملاً شریک امتحان ہوئے تھے۔ ان ۵۵ میں سے مندرجہ ذیل چالیس احباب کامیاب ہوئے ہیں۔ ۴۰- فیصدی سے کم نمبر لینے والے امیدوار فیل شمار کئے گئے ہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱۰	سید محمود شاہ صاحب رہتک	۴۷
۱۴	فیض احمد صاحب محصل دفتر بیت المال قادیان	۴۱
۱۵	محمد اسمٰعیل صاحب لاہور	۴۵
۱۶	عبد اللطیف صاحب "	۴۴
۲۱	محمد احسان الحق صاحب ضلع بھاگلپور	۴۲
۲۲	ملک سعید احمد صاحب ہوشیارپور	۶۷
۲۵	منشی خلیل الرحمن صاحب سامانہ	۵۶
۲۷	منشی امین الدین صاحب سامانہ	۶۴
۲۸	فضل الرحمن صاحب "	۷۲
۳۰	سید علی شاہ صاحب قادیان	۴۰
۳۱	شیخ محمد عبد اللہ صاحب چکوال	۴۳
۳۳	چودھری اکبر علی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی جہلم	۴۷
۳۷	بادشاہ عالم صاحب جہلم	۴۰
۳۸	شریف احمد صاحب بنگہ	۵۸
۳۹	محمد ابراہیم صاحب مدرسہ احمدیہ۔ قادیان	۴۷
۴۲	حافظ بشیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ قادیان	۵۳
۴۵	عبد الرحمن صاحب ملتانی "	۴۷
۴۶	رحمت اللہ صاحب "	۵۴
۴۷	محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی "	۴۲

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۴۸	عنایت اللہ صاحب کاٹھ گڑھی جامعہ احمدیہ قادیان	۴۰
۴۹	غلام احمد صاحب متعلم " "	۴۰
۵۱	شریف احمد صاحب مدرسہ احمدیہ۔ قادیان	۴۶
۵۲	محمد اشرف صاحب " "	۵۴
۵۳	کلیم اللہ صاحب " "	۴۸
۵۵	نور الحق صاحب " "	۴۴
۵۷	عبید اللہ اختر صاحب " "	۵۳
۶۲	سید اعجاز احمد صاحب " "	۵۳
۶۳	امینہ رشیدہ بیگم بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم۔ قادیان	۵۴
۶۴	سعیدہ رشیدہ بیگم " "	۴۳
۶۵	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب متھرا	۵۰
۶۶	مرزا مراد بیگ " "	۵۰
۶۸	ملک نذیر احمد صاحب رضا قادیان	۵۲
۷۱	مولوی مولا بخش صاحب قادیان	۴۵
۷۳	محمد احمد صاحب بھاگلپوری قادیان	۴۰
۷۴	ملک عزیز احمد صاحب بنوں	۴۵
۷۵	عبد الرحمن صاحب کاٹھ گڑھی	۴۶
۷۶	عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ قادیان	۵۱
۷۸	نذیر احمد صاحب قادیان	۶۶
۷۹	میاں محمود احمد صاحب ضلع گجرات	۴۵
۸۰	میاں سلطان احمد صاحب " "	۴۲

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابت ۱۹۳۴ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان میں سرمہ چشم آریہ۔ چشمۂ مسیحی۔ اور برکات الدعا۔ بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۴ء بروز اتوار لیا جائے گا۔ ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ اور ایک ایسا زبردست ہتھیار جس کے آگے دنیا کا کوئی ہتھیار نہیں ٹھہر سکتا۔ پس احباب خود بھی شامل ہوں۔ اور دوسروں میں بھی اس کی تحریک فرمائیں۔ سکرٹریان تعلیم و تربیت خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں۔ شمولیت کی درخواستیں اواخر ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مبلغ یوپی کا تبلیغی پروگرام

مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ یو۔ پی کا تبلیغی پروگرام درج ذیل کر کے متعلقہ جماعتوں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ پوری طرح فائدہ اٹھائیں:-

۱۲- مارچ ۳۴ء تا ۱۴- مارچ ۳۴ء - الٰہ آباد۔\
۱۵- " " تا ۱۸ " " - ہمیر پور۔\
۱۸- " " تا ۲۱ " " - کان پور۔\
۲۲- " " تا ۲۴ " " - سلون\
۲۵- " " تا ۲۹ " " - لکھنؤ\
۲۹- " " تا ۲ اپریل " - شاہجہان پور۔\
۳- اپریل " تا ۶ " " - بریلی۔\
۶- " " تا ۹ " " - رام پور۔\
۹- " " تا ۱۲ " " - مراد آباد۔\
۱۲- " " سے سہارن پور (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

شیخ نثار احمد صاحب کہاں ہیں؟

شیخ نثار احمد خان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہوشیارپوری ایک عرصہ سے لاپتہ ہیں حال ہی میں ان کے متعلق ایک نہایت تشویشناک افواہ سنی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۰۸ قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ جلد ۲۱

ہائیڈرو الیکٹرک برانچ میں مسلمانوں کی حق تلفی

مسلمانوں کو اپنے حقوق کیلئے پُرزور جدوجہد کرنے کی ضرورت

ہائیڈرو الیکٹرک سکیم اور ہندو ممبران کونسل

جب پنجاب کونسل میں ہائیڈرو الیکٹرک سکیم پیش ہُوئی۔ تو چونکہ اس کا ایک مقصد یہ بھی بیان کیا گیا تھا۔ کہ اس سے پنجاب کے زمینداروں کو آب پاشی وغیرہ میں سہولت حاصل ہوگی۔ اور وُہ کم خرچ سے زیادہ رقبہ کو آب۔ پاش کر کے پیداوار میں اضافہ کر سکیں گے اس لئے پنجاب کونسل کے ہندو ممبروں نے اس سکیم کے دوسرے فوائد سے قطع نظر کرتے ہُوئے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ وُہ کسی ایسی تجویز کی تائید کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ جو دیگر فوائد کے علاوہ پنجاب کے زمینداروں کے لئے بھی کسی رنگ میں سہولت کا باعث بن سکے۔ لیکن اکثریت نے اس سکیم کو منظور کر لیا۔ اور یہ کام شروع ہو گیا:۔

مسلمانوں کے حقوق کی پائمالی

اس وقت تک جبکہ کئی شہروں میں بجلی پہونچ چکی ہے۔ اور سرمایہ دار ہندو نہ صرف پہلے کی نسبت کم خرچ پر روشنی حاصل کر رہے ہیں بلکہ اپنے کارخانے بھی چلا رہے ہیں۔ زمینداروں کو کوئی فائدہ تو حاصل نہیں ہوا۔ البتہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی مہربانی سے کہ ہائیڈرو الیکٹرک برانچ انہی کے تصرف میں ہے۔ ملازمت کے لحاظ سے زمینداروں اور خاص کر مسلمانوں کے حقوق نہایت لاپرواہی کے ساتھ پامال ہو رہے ہیں۔ تمام بڑی بڑی آسامیوں پر ہندو قابض ہیں۔ اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کسی مسلمان کو اس صیغہ کی طرف رخ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

ڈاکٹر گوکل چند صاحب اور ہندو اخبارات

چونکہ یہ صریح ناانصافی ہے۔ کہ پنجاب کی سب سے بڑی اکثریت کو اس کے جائز اور واجبی حقوق سے محروم رکھا جائے۔ اس لئے مسلمان ممبران کونسل اس امر کو کونسل میں پیش کر چکے ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ کونسل میں یا تو ڈاکٹر گوکل چند صاحب اپنے خلاف نکتہ چینی سننا گوارا ہی نہیں کرتے۔ یا گھڑے گھڑائے فقرے بیان کر کے ٹال دیتے ہیں۔ اور اخبارات میں جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اور واقعات کے رُو سے ثابت کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں ہندو اخبارات عجیب و غریب رنگ میں ڈاکٹر صاحب کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ اور یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ "مسلمان چاہتے ہیں" ہندو کہیں نہ رہنے پائیں"۔ چنانچہ "ملاپ" (۲۷۔ فروری) اسی عنوان کے ماتحت مسلمانوں کے متعلق لکھتا ہے:۔

"اُن کے سامنے تو ایک ہی وہم ہے۔ کہ ہر محکمہ۔ ہر شعبہ۔ ہر صیغہ میں سوائے مسلمانوں کے اور کوئی نظر نہیں آنا چاہیئے۔ مسلمان چاہے انجنیرنگ جانتے ہوں۔ یا نہ۔ وُہ بجلی کے کام سے واقف ہوں یا ناواقف انہیں علم و ہنر کی دولت ملی ہو۔ یا وُہ اس پہلو میں خالص مفلس و قلاش ہی ہوں۔ لیکن ہر ذمہ وارانہ عہدہ پر مسلمان ہی رکھے جانے چاہئیں۔ اور مسلمانوں کی آبادی کے اوسط سے انہیں ملازمت مل جانی چاہیئے۔ چاہے موچی دروازہ کے گامے اور مہاجے ہی بھرتی کرنے پڑیں"

قابل غور سوال

قطع نظر اس سے کہ کبھی کسی مسلمان اخبار نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ "ہر محکمہ۔ ہر شعبہ۔ ہر صیغہ میں سوائے مسلمانوں کے اور کوئی نظر نہیں آنا چاہیئے" اور وُہ یہ مطالبہ کر ہی کیونکر سکتے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ان کی اس بارے میں بھی کہیں شنوائی نہیں ہوتی۔ کہ "مسلمانوں کی آبادی کی اوسط سے انہیں ملازمت ملنی چاہیئے"۔ قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ مسلمان ان محکموں کے متعلق کیوں "ناواقف" اور "خالص مفلس و قلاش" قرار دے دیئے جاتے ہیں۔ جو غیر مسلم وزراء کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور ان کے مقابلہ میں ہندوؤں اور سکھوں میں کیونکر خاص قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر کیوں کسی ہندو اور سکھ کے وزیر بننے کے ساتھ ہی ان تمام محکموں کے متعلق جو ان کے ماتحت ہوں۔ ہندو اور سکھوں میں "قدرتی طور پر" قابلیت کا سیلاب آ جاتا ہے۔ اور مسلمان یکسر محروم ہو جاتے ہیں:۔

ایگزیکٹو افسروں کا تقرر اور ڈاکٹر گوکل چند صاحب

کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ جب انہی ڈاکٹر گوکل چند صاحب نے پنجاب کی بڑی بڑی میونسپل کمیٹیوں کی آزادی سلب کرنے اور مسلمانوں کی اکثریت کو بے حقیقت بنانے کی کوشش کرتے ہوئے ایگزیکٹو افسر مقرر کئے۔ تو وُہ اہم مقامات جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ ان کے لئے ڈاکٹر صاحب کی نظر انتخاب ہندوؤں اور سکھوں پر ہی پڑی۔ جنہیں بڑے بڑے مشاہرے دیئے گئے۔ اور اُن کے مقابلہ میں نہایت معمولی دو ایک مقامات پر معمولی تنخواہ کے مسلمان مقرر کر دیئے۔ اس وقت بھی ہندو اخبارات نے یہی لکھا تھا۔ کہ اگر ایگزیکٹو افسری کے لئے مسلمانوں میں قابلیت نہ پائی جائے۔ تو اس میں ڈاکٹر نارنگ کا کیا قصور۔ اور اب جبکہ ہائیڈرو الیکٹرک برانچ میں مسلمان ملازمین کی کمی کا رونا رویا جا رہا ہے۔ اب بھی "ملاپ" یہی کہہ رہا ہے۔ کہ "قدرتی طور پر مسلمان اس ہنر سے ناواقف ہیں۔ ایسی حالت میں اگر مسلمان اس محکمہ میں کم نظر آتے ہیں۔ تو اس میں کسی دوسرے کا قصور نہیں۔ بلکہ خود مسلمانوں کا ہے"

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کا سب سے بڑا قصور مسلمان ہونا ہی ہے۔ اور اسی وجہ سے وُہ ہر اس صیغہ کے ناقابل قرار دیئے جاتے ہیں جو کسی غیر مسلم وزیر کے قبضہ میں ہو:۔

"ملاپ" کا گلہ

"ملاپ" کو گلہ ہے۔ کہ "کسی قوم پرست مسلم اخبار نے کبھی محکمہ پولیس کی طرف بھی دیکھا ہے۔ کہ اس میں مسلمانوں کی کتنی بھرمار ہے۔ اور ہندوؤں یا سکھوں کا اس میں کتنا حصہ ہے۔ اسی طرح فوج کا حال ہے۔ سوائے خاص خاص ہندو ذاتوں کے اور کسی ہندو کو فوج میں بھرتی ہی نہیں کیا جاتا"۔ لیکن اگر یہ محکمے بھی کسی ہندو کے سپرد ہوتے۔ تو ان میں بھی یقیناً مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا۔ جو ہندو۔ اور سکھ وزیر اپنے ماتحت محکموں میں کر رہے ہیں۔ اور اس وقت بھی ہندو اخبارات یہی کہتے۔ کہ "قدرتی طور پر مسلمان اس ہنر سے ناواقف ہیں۔ ایسی حالت میں اگر مسلمان ان محکموں میں کم نظر آتے ہیں۔ تو اس میں کسی دوسرے کا قصور نہیں۔ بلکہ خود مسلمانوں کا ہے"۔ مگر شکر ہے۔ کہ محکمہ پولیس اور فوج پر ہندوؤں کا قبضہ نہیں۔ اور انہیں مسلمانوں پر ان اہم محکموں کے ناقابل ہونے کا الزام لگانے کا موقعہ نہیں مل سکا:۔

ایک بودی دلیل

"ملاپ" نے ہائیڈرو الیکٹرک برانچ میں مسلمانوں کی کمی تسلیم کرتے ہُوئے ڈاکٹر گوکل چند صاحب کو اس کی ذمہ داری سے بری قرار دینے کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی ہے۔ کہ

"ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ خود تو انجنیر ہیں نہیں۔ اس لئے

انجنیروں کا انتخاب چیف انجنیر ہی کے سپرد ہے۔ انہی کی سفارش پر تمام تقرریاں ہوتی ہیں۔ اور چیف انجنیر ایک انگریز ہیں۔ پھر اس میں ڈاکٹر گوکل چند جی کا یا لالہ رام رتن کا کیا قصور ہے؟

بظاہر یہ معقول دلیل معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب واقعات پر نظر کی جائے۔ تو یہ نہایت بودی ثابت ہوتی ہے۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ ۳۰- جون ۱۹۳۳ء تک ہائیڈرو الیکٹرک برانچ کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر ایک انگریز مسٹر پیرسن تھے۔ چونکہ ان کی موجودگی ڈاکٹر گوکل چند صاحب کے مقاصد کی تکمیل کی راہ میں ایک روڑہ تھی۔ اس لئے مسٹر پیرسن کو اس عہدہ سے ہٹانے کے لئے یہ عہدہ منسوخ کر دیا گیا۔ اور اس کی جگہ چیف انجنیر کے سکرٹری کا عہدہ بنایا گیا۔ جس پر ایک ہندو لالہ رام رتن کو مقرر کیا گیا۔ اور یکم جولائی ۱۹۳۳ء سے یہی صاحب تقررات وغیرہ کے کفیل ہیں۔ اور انگریز چیف انجنیر صاحب کی جو پوزیشن لالہ رام رتن اور ڈاکٹر نارنگ کے درمیان ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لالہ رام رتن صاحب کو سکرٹری کے عہدہ پر فائز کرنے کا جو طریق اختیار کیا گیا۔ وہ بھی نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ چنانچہ سکرٹری کا عہدہ قائم کرنے کے بعد نہ تو اس کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں۔ اور نہ اشتہار دیا گیا۔ پھر دفتر میں جو موزون آدمی تھے ان میں سے بھی کسی کو یہ عہدہ نہ دیا گیا۔ کیونکہ ان میں ایک اینگلو انڈین اور باقی مسلمان تھے۔

مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کریں

یہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب کی ہائیڈرو الیکٹرک برانچ میں ہندو نوازی اور مسلمانوں کے حقوق کی پامالی کی ایک مثال ہے۔ اور اسی قسم کی اور مثالیں بھی کمیاب نہیں۔ مگر ان کے جواز کے لئے یہ کہنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں قابلیت نہیں۔ وہ اس ہنر سے ناواقف ہیں۔ اگر حالات یہی رہے۔ اور ڈاکٹر گوکل چند کی سرپرستی میں دفاتر پر قابو یافتہ ہندو یہی کچھ کرتے رہے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ مسلمانوں کو کبھی ان محکموں میں کام کرنے کے قابل سمجھا جائے۔ چونکہ ہائیڈرو الیکٹرک برانچ کا کام روز بروز پنجاب میں وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پُر زور جد وجہد کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک اس صیغہ کی ہر چھوٹی بڑی لائن میں مسلمان ملازمین کی تعداد اتنی نہ ہو جائے۔ جتنی ان کی آبادی کی نسبت سے ہونی لازمی ہے۔

اخبار "پیپرسنز" ضبط کر لیا گیا

لنڈن کے اخبار پیپرسنز ویکلی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی فرضی اور ہتک آمیز تصاویر شائع کر کے جس بے ہودگی کا ارتکاب کیا اس کے خلاف مسلمانوں نے پُر زور صدائے احتجاج بلند کی۔ اور حکومت سے مناسب کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے اس اخبار کا پرچہ نمبر ۲۲۷۲ مورخہ ۱۰- فروری ۱۹۳۴ء اس وجہ سے بحق ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔ کہ اس کے صفحہ ۱۴- ۱۵- اور ۱۷ پر جو مضمون محمدؐ پرافٹ آف اللہ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ وہ دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت آتا ہے۔ اس مضمون کے تمام اقتباسات بھی ضبط کر لئے گئے ہیں۔

چونکہ اس پرچہ کی وجہ سے مسلمانوں میں روز بروز جوش بڑھتا جا رہا تھا۔ اس لئے اس کی ضبطی کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کی فرض شناسی قابل تعریف ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ نہ صرف سارے ہندوستان میں اس کی اشاعت ممنوع قرار دے دی جائے۔ بلکہ اخبار مذکور کو کسی اور رنگ میں بھی سرزنش کی جائے۔ کیونکہ قابل اعتراض پرچہ کی جس قدر اشاعت ہو سکتی تھی۔ وہ ہو چکی ہے اور اس کی چند ایک کاپیاں ضبط کر لینے سے اسے شائع کرنے والوں کو ایسا سبق حاصل نہیں ہو سکتا جسے وہ آئندہ یاد رکھنے کی ضرورت سمجھیں۔ یہ کام حکومت ہند ہی کر سکتی ہے۔ اور اسی کو کرنا چاہئیے۔

ایک سادھو کی فاقہ کشی

گاندھی جی نے فاقہ کشی کو اپنے مقصد کے حصول کا آخری ذریعہ قرار دے کر جہاں سیاسیات میں کئی قسم کی مشکلات پیدا کر دیں۔ اور عقل و سمجھ سے عاری لوگوں کو اپنی جانیں ضائع کر دینے پر آمادہ کر دیا ہے۔ وہاں اور بھی کئی رنگ میں باعث آلام بنا دیا ہے چنانچہ لاہور کی ۵- مارچ کی خبر ہے۔ کہ

"ایک سادھو بھلہ شوز ہاؤس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے جس نے چار روز سے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ اس سادھو نے بھلہ شوز ہاؤس کے مالک سے دو سو روپیہ بطور خیرات مانگا ہے اور کہتا ہے۔ کہ جب تک میرا سوال پورا نہ کرو گے۔ تب تک متواتر بھوک ہڑتال جاری رکھوں گا۔" (ملاپ ۷- مارچ)

بھلہ شوز ہاؤس والوں کے لئے عجیب مصیبت کا سامنا ہو گا۔ اگر دو سو روپیہ دیکر جان چھڑانا چاہیں۔ تو ڈرتے ہونگے۔ کہ کل کوئی اور سادھو بہت زیادہ مطالبہ کے پورے ہونے کی خاطر بھوک ہڑتال کر کے بیٹھ گیا تو کیا کریں گے۔ اور اگر کچھ نہیں دیتے۔ تو ایک سادھو کی جان جانے کا خطرہ ہے۔ ہمارے نزدیک یا تو انہیں سادھو کو پولیس کے حوالہ کر کے آرام کا سانس لینا چاہیئے۔ یا پھر گاندھی جی کی جان کو دعائیں دینی چاہئیں جنہوں نے فاقہ کشی کا بھولا بسرا سبق لوگوں کو پڑھا دیا۔ اور اس طرح ہر کاروبار کو تباہ کرنے کا رستہ کھول دیا۔

شراب اور جمعیۃ العلماء

جمعیۃ العلماء کے اخبار "الجمعیۃ" کو شکایت ہے۔ کہ سر آغا خان کو مسلمانوں کی طرف سے دہلی میں جو دعوت دی گئی۔ اس میں شراب بکثرت استعمال کی گئی۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"تین تین مرتبہ نئی نئی اقسام کی شرابیں ہر شخص کے سامنے لائی جاتی تھیں۔ اور ان کے نام لے لے کر یہ بتایا جاتا تھا۔ کہ یہ شامپین ہے۔ اور یہ شیری ہے۔ اور یہ کاک ٹیل ہے۔ اور پینے والے بے تکلفی سے پیتے تھے۔"

اس کے بعد اس راز کا انکشاف کرنے پر اظہار فخر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"جن لوگوں نے شراب نہیں پی۔ وہ بھی کم سے کم یہ دیکھتے رہے کہ مسلم لیگ کا ڈنر ہے۔ مسلم لیڈروں کا اجتماع ہے۔ اور ان کے سامنے شراب کی صراحیاں اور شراب کے ساغر رکھے ہوئے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ جب تک "الجمعیۃ" میں اس کا تذکرہ نہ آگیا۔ کسی کی زبان سے یہ نہ نکلا کہ مسلمانوں کے ان تمام نہاد نمائندوں نے اس طرح اسلام اور تعلیمات اسلامی کی توہین کی۔" (الجمعیۃ ۵- مارچ)

مگر سوال یہ ہے۔ کہ "الجمعیۃ" نے دعوت کے بعد شور مچا کر سوائے اس کے اور کیا خدمت اسلام سرانجام دی ہے۔ کہ مسلمان لیڈروں کو اپنوں اور بیگانوں میں بدنام کیا۔ جمعیۃ والوں کو یاد ہو گا۔ کہ انہوں نے گاندھی جی کے احکام کی تعمیل۔ اور کانگرس کے پروگرام کی تکمیل کی خاطر دہلی میں شراب خانوں پر پکٹنگ شروع کی تھی۔ اور اس عزم و ارادہ کا اظہار کیا تھا کہ جب تک کم از کم دہلی سے شراب کا نام و نشان نہ مٹا لیں گے۔ دم نہ لینگے۔ لیکن یہ کیا۔ کہ آج "الجمعیۃ" یہ سُنا رہا ہے۔ کہ ادنے طبقہ کے مسلمان نہیں۔ بلکہ اعلےٰ پایہ کے۔ اور مسلمانوں کے لیڈر ایک ایک دعوۃ میں تین تین مرتبہ نئی نئی قسم کی شرابیں پیتے رہے ہے۔ اور جنہوں نے نہ پی۔ انہوں نے بھی کسی کو منع کرنے کی کوشش نہ کی۔ اس سے تو ابھی شراب خانوں پر پکٹنگ کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ پھر کیوں جمعیۃ العلماء نے اس کو ترک کر دیا ہے۔ اور اس وجہ سے جمعیۃ العلماء بھی اسلام اور تعلیمات اسلام کی توہین میں برابر کے شریک ہیں۔

فتنہ مولویت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ کے علماء کی حالت کا نہایت جامع مانع نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء۔ کہ اس وقت کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہونگے۔ اس کی تشریح و توضیح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس پر یہ علماء اور ان کے چیلے بہت شور مچاتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درشت کلامی کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ آپ نے جو کچھ کہا حقیقت کے اظہار کے لئے اور علماء کے فتنہ سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے کہا۔ اور سمجھدار مسلمان آئے دن اس کا اعتراف اعلان کرتے ہیں۔

صداقتِ مسیح موعودؑ پر حدیث و قرآن کی شہادت

مخالفین کا ایک مطالبہ

بعض مخالفین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ قرآن و حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ اس نام کا کوئی شخص خدا کا نبی و رسول ہو گا۔ اس کے متعلق گذارش ہے۔ اول تو یہ ہرگز ضروری نہیں۔ کہ پہلا نبی اپنے بعد میں آنے والے نبی کے نام و قوم و وطن و دیگر حالات کا پورا پورا پتہ دے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "ان النبی المقدم اذا اخبر عن النبی المتأخر لا یشترط فی اخباره ان یخبر بالتفصیل التام۔ بانہ یخرج من القبیلۃ الفلانیۃ فی السنۃ الفلانیۃ فی البلد الفلانی وتکون صفتہ کیت وکیت بل یکون ھذا الاخبار فی غالب الاوقات مجملا عند العوام واما عند الخواص۔ فقد یصیر جلیا بواسطۃ القرائن وقد یبقی خفیا ایضا لا یعرفون مصداقہ الا بعد ادعاء النبی اللاحق ان النبی المتقدم اخبر عنی"

یعنے پہلا نبی جب کبھی کسی آئندہ نبی کے متعلق خبر دے۔ تو یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ پوری تفصیل بیان کرے۔ کہ آنے والا کس قوم سے ہو گا۔ کونسے سال میں ظاہر ہو گا۔ اور کونسے شہر میں وغیرہ بلکہ یہ خوشخبری عام طور پر عوام کے لئے نہایت مجمل ہوتی ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی خواص بذریعہ قرائن اس خبر کی پوری حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی وہ ان پر بھی مخفی ہی رہتی ہے۔ وہ اس کے مصداق کو نہیں جانتے۔ جتنی کہ موعود نبی دعوےٰ کرے۔ کہ پہلے نبی نے میرے ہی متعلق پہلے سے خبر دی ہے"

(تفسیر "القرآن الحکیم" جلد ۹ صفحہ ۲۳۳ مصری)

سید الاولین والآخرین کے متعلق لکھا ہے۔

"واعلم ان الباء فی قولہ تعالےٰ بالباطل انہا باء الاستعانۃ کالتی فی قولک کتبت بالقلم والمعنی لا تلبسوا الحق بسبب الشبہات التی توردونہا علی السامعین۔ وذلک لان النصوص الواردۃ فی التوراۃ والانجیل فی امر محمد صلعم کانت نصوصا خفیۃ تحتاج فی معرفتہا الی الاستدلال"

یعنے جاننا چاہئیے۔ لفظ "بالباطل" میں باء استعانہ ہے۔ جیسا کہ کتبت بالقلم میں۔ معنی آیت کے یہ ہیں۔ کہ اے یہود، تم شبہات ڈالکر حق کو لوگوں پر مشتبہ نہ کرو۔ یہ اس لئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق توراۃ و انجیل میں جسقدر نصوص وارد ہیں۔ وہ ظاہر و صاف نہیں۔ بلکہ ان سے استدلال کے ذریعہ معرفت حاصل ہوتی ہے۔ (تفسیر کبیر زیر آیت ولا تلبسوا الحق بالباطل)

پس جبکہ پہلے انبیاء نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی صاف طور پر پیشگوئی نہیں کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا مطالبہ صریح بے انصافی نہیں۔ تو اور کیا ہے

احادیث کی شہادت

دوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس قدر صریح پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ ایک سلیم الفطرت اور پاک طینت انسان کو انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی قوم و خاندان کا پتہ دے دیا۔ چنانچہ حدیث ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ قال کنا جلوسا عند النبی صلعم فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم قال قلت من ھم یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سأل ثلاثا وفینا سلمان الفارسی ووضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء یعنے ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے متعلق میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں۔ تین بار پوچھنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر ہو گا۔ تو ان (فارسی) لوگوں میں سے ایک یا بہت سے اسے حاصل کر لیں گے۔

(بخاری جلد ۳ کتاب التفسیر جمعہ صفحہ ۱۲۵ مصری)

اس میں صاف طور پر ایک موعود اور اس کے پاک ساتھیوں کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ کہ وہ فارسی النسل ہو گا

۲۔ آپ کا حلیہ بتا دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ آدم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال ۔۔۔۔ الرجل الشعر۔ کہ وہ خوبصورت گندم گوں رنگ اور سیدھے بالوں والا ہو گا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

۳۔ مقام کا بھی پتہ دے دیا۔ فرمایا۔ یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ (جواہر الاسرار) کہ مہدی کدعہ بستی میں ظاہر ہو گا۔ اگر لونڈرہ سے لنڈن اور انجلترا سے انگلینڈ سمجھا جاتا ہے۔ تو کدعہ سے قادیان سمجھنا بہت ہی آسان ہے ک سے ق بن جانے کی بھی مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام پہلے کدید تھا۔ پھر قدید بن گیا (زاد المعاد جلد ا صفحہ ۲۱۷ مصری)

۴۔ وقت و زمانہ بھی بتا دیا۔ فرمایا الآیات بعد المائتین کہ آیات کبریٰ کا ظہور ۱۲۰۰ سال بعد ہو گا۔

(ابن ماجہ ومنتخب کنز العمال بحاشیہ مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۰)

امرتسری معمار کے مطالبہ کا جواب

امرتسری معمار نے ایک دفعہ لکھا تھا۔

"ہم ببانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ ان کروڑہا علماء کا تو در کنار ان میں سے صرف ایک لاکھ نہ سہی پچاس ہزار یہ بھی چھوڑ پچیس ہزار اقل درجہ ایک ہزار علماء کی تحریرات سے بھی اگر مرزائی اصحاب یہ ثابت کر دیں۔ کہ حدیث الآیات بعد المائتین سے مراد تیرھویں صدی ہے۔ جو ظہور مسیح موعود کے لئے مقرر ہے۔ تو ہم انہیں اس دعوے میں سچا مان لیں گے"۔

(مرقع قادیانی دسمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۲)

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ لکھا ہے۔ "ویحتمل ان یکون اللام فی المائتین للعھد ای بعد المائتین بعد الالف وھو وقت ظھور المھدی وخروج الدجال الخ" یعنے اس حدیث میں یہ بھی احتمال ہے۔ کہ اس عہد یہ ہو یعنی نشانات موعودہ ایک ہزار دو سو سال کے بعد ظہور پذیر ہوں گے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۱ مجتبائی)، اس سے معلوم ہوا۔ کہ اگر حدیث مذکورہ بالا سے ۱۲۰۰ سال کے بعد کا زمانہ مراد لیا جائے۔ تو جائز ہے۔

اس سے بھی صاف الفاظ میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے۔

"در تحفہ اثنا عشریہ گفتہ مخالفین او یعنے اہل سنۃ ہرگز دعوی مہدویت او را بیش از ہزار سال بلکہ زیادہ قبول نخواہند داشت زیرکہ نزد ایشاں از مسلمات است کہ ظہور الآیات بعد المائتین یک ہزار و دو صد۔ از ہجرت سے باید کہ بگذرد و بعد ازاں علامات قیامت شروع شود"۔ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلمات میں سے ہے۔ کہ علامات کبریٰ کے شروع ہونے سے قبل ۱۲۰۰ سال ہجرت کا گذرنا ضروری ہے۔ (حجج الکرامۃ صفحہ ۳۹۳)

مختصر یہ کہ اس موعود کے ظہور کا زمانہ بھی بتا دیا۔ ان کے علاوہ احادیث میں اور بھی کئی علامات ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بیّن گواہ ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابو داؤد) کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص کو مبعوث کرے گا۔ جو دین کی تجدید کرے گا۔ اس حدیث کی صحت میں شک نہیں۔ نیز واقعات نے شہادت دے دی۔ کہ یہ کلام چشمۂ نبوت سے نکلا ہے۔ مجددین کے دعاوی اس پر گواہ ہیں۔ اور ان کے کارہائے نمایاں اس کے مؤید

پس ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ہمارے مخالفین اس صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی دوسرے مجدد کا نشان

مگر یاد رکھیں۔ انہیں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی ایسا انسان نہ ملے گا۔

قرآن کی شہادت

اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقۃ ع ۲) یعنے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جھوٹے الہامات بناتے۔ اور خدا کی طرف منسوب کرتے۔ تو اللہ تعالےٰ جلدی ہلاک کر دیتا۔

یہ ایک ایسی دلیل ہے۔ کہ جس نے مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بالکل لاجواب کر دیا ہے اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ اگر آپؐ الہام سازی کے مرتکب ہوتے۔ تو آپ کو اس قدر مہلت نہ ملتی۔ اسی معیار کو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنے الہامات میں (نعوذ باللہ) جھوٹے ہوتے تو آپ کو اس قدر عرصہ دراز ہرگز میسر آتا۔

عذر خام

کہا جاتا ہے۔ یہ معیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خاص ہے لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ اگر یہ معیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارک سے ہی مختص ہوتا تو چاہیئے تھا کہ دوسرے خصائص نبویہ کی طرح قرآن وحدیث سے اس کا بھی کوئی ثبوت ملتا۔

دوم۔ قاعدہ مسلمہ ہے "الحکم یعم بعموم سببہ" کہ سبب کے عام ہونے سے حکم بھی عام ہو جاتا ہے (زاد المعاد جلد ۱ صـ۸۲) اگر سبب (تقول) عام ہے۔ تو اس کا حکم بھی عام ہونا چاہیئے۔

سوم۔ مفسرین نے خود اس آیت سے عام معیار کا استدلال کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ فی الآیۃ تنبیہ علی ان النبی صلعم لو قال من عند نفسہ شیئاً او زاد او نقص حرفا واحداً علی ما اوحی الیہ لعاقبہ اللہ وھو اکرم الناس علیہ فما ظنک بغیرہ۔ یعنے اس آیت میں یہ بتلایا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی خدا تعالےٰ پر کسی قسم کا افتراء (از قسم تقول) کرتے۔ تو اللہ تعالےٰ آپ کو عذاب دیئے بغیر نہ چھوڑتا چہ جائیکہ کوئی دوسرا عامی شخص۔ (روح البیان جلد ۲ صـ۱۱۶۲)

چہارم۔ پھر لکھا ہے۔ (ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا) یعنے من اعظم خطأً واجھل فعلا ممن اختلق علی اللہ کذبا فزعم ان اللہ بعثہ نبیاً او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیٔ) قال قتادہ نزلت ھٰذہ الآیۃ فی مسیلمہ ..... قال العلماء وقد دخل فی حکم ھٰذہ الآیۃ کل من افتریٰ علی اللہ کذبا فی ذالک الزمان وبعدہ لانہ لایمنع خصوص السبب من عموم الحکم یعنے نہایت ہی خطا کار اور جاہل ہے۔ وہ شخص جو افتریٰ علی اللہ ہے یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے نبی کر کے مبعوث کیا گیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں۔ کہ یہ آیت مسیلمہ کے حق میں نازل ہوئی۔ اہل علم کہتے ہیں۔ کہ سب جھوٹے مدعی خواہ موجود ہوں۔ یا آئندہ ہوں۔ اس آیت کے حکم میں آ جاتے ہیں۔ کیونکہ خصوص سبب نزول عموم حکم کے لئے مانع نہیں (خازن جلد ۲ صـ۱۳۲) گویا ہر جھوٹے مدعی کا وہی حال ہوگا جو مسیلمہ کا ہوا۔

پنجم۔ لکھا ہے۔ عن ولید بن صباح قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام ان ھذا الامر لا یدعیہ غیر صاحبہ الا بتر اللہ عمرہ یعنی اگر کوئی شخص جو جھوٹا ہے۔ اس (امامت) کا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس کی عمر کو کاٹ دے گا۔ (اصول کافی کتاب الحجۃ باب من ادعی الامامۃ ولیس لہا اہل صـ۲۳۶)

ششم۔ خدا کی فعلی شہادت موجود ہے۔ کہ کوئی جھوٹا ۲۳ سال تک مہلت حاصل نہیں کر سکتا۔ الّا کوئی ایک ہی مثال پیش کی جائے۔

ہفتم۔ پھر آیت کے ساتھ ہی دوسری آیت میں لکھا ہے وانہ لتذکرۃ للمتقین کہ اس میں خدا ترس لوگوں کے لئے نصیحت وتنبیہ ہے جس میں صاف اشارہ ہے۔ کہ یہ معیار صرف آنحضرتؐ سے ہی خاص نہیں۔

اس دلیل کو ختم کرنے سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔ "جب (مخالفین) خدائے قدوس کے پاک الہاموں کو سنتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ انسان کا افتراء ہے۔ مگر اس بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ کہ کیا کبھی خدا پر افتراء کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی۔ جو سچے ملہموں کو خدا تعالیٰ کی سے ملی۔ کیا خدا نے نہیں کہا۔ کہ الہام کا افتراء کے طور پر دعویٰ کرنے والے ہلاک کئے جائیں گے۔ اور خدا پر جھوٹ باندھنے والے پکڑے جاویں گے۔ یہ تو توریت میں بھی ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا۔ اور انجیل میں بھی ہے۔ کہ جھوٹا جلد فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی جماعت متفرق ہو جائے گی کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے۔ کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افتراء کرنے والا تھا۔ ایام افتراء میں وہ عمر پائی۔ جو اس عاجز کو ایام دعوت الہام میں ملی۔ بھلا اگر کوئی نظیر ہے۔ تو پیش تو کرو میں نہایت پر زور دعوےٰ سے کہتا ہوں۔ کہ دنیا کی ابتدائے آج تک ایک نظیر بھی نہیں ملے گی۔

پس کیا کوئی ایسا ہے۔ کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھائے۔ اور خدا تعالےٰ سے ڈرے۔ میں نہیں کہتا۔ کہ بت پرست عمر نہیں پاتے۔ یا دہریہ اور انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان غلطیوں اور ان ضلالتوں کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص خدا پر الہام کا افتراء کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ یہ الہام مجھ کو ہوا۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ الہام اس کو نہیں ہوا۔ وہ جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے، عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا۔" (ایام الصلح صـ۳۷)

پس یہ اتنا بڑا اور ایسا بین معیار ہے جس سے کوئی خوف خدا رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔

(خاکسار محمد صادق مبلغ علاقہ جاوا)

الفضل کے خریدار بڑھائے جائیں

یوم التبلیغ کے متعلق۔ محبان الفضل کا جو فرض تھا۔ وہ میں عرض کر چکا۔ اب اس کے نتائج سننے کا امیدوار ہوں۔ مجلس مشاورت کا سالانہ اجلاس اسی مہینہ میں ہوگا۔ اور ہر مقام کی جماعتیں اپنے اپنے کاموں کا محاسبہ کر رہی ہیں۔ میری گذارش ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت بھی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ سو اپنی اپنی جگہ دیکھ لیجئے۔ کہ دوران سال میں آپ نے اس بارے میں کیا کوشش کی۔ خریداروں کی تعداد جتنی پہلے تھی اتنی ہی ہے اور اخراجات آمد سے زیادہ ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ایک خاص کوشش کی جائے۔ اسی سلسلے میں یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ اردو ریویو آف ریلیجنز کی خریداری بھی ضروری چیز ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سب کو معلوم ہے۔ اس کے خریدار بہت ہی کم ہیں۔ سب انجمنوں کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار بننے کے لئے تمام لکھے پڑھے احمدیوں کو تحریک کریں۔ اور خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اخبار مصباح کے خریدار بڑھائیں۔ تاکہ اس کے اخراجات آمد سے پورے ہوں۔ خوب یاد رکھو۔ کہ آج کل جس جماعت کا پریس قوی ہوگا۔ وہی ترقی پائے گی۔

(مہتمم طبع واشاعت قادیان)

ذی استطاعت اصحاب سے گزارش

جماعت احمدیہ بھوا تحصیل وضلع گجرات غریب جماعت ہے۔ سلسلہ کا کوئی اخبار نہیں آتا۔ خاکسار نے اخبار الفضل کی خریداری کی تحریک کی۔ تو انجمن کے ممبروں نے پانچ روپے اخبار کی صورت میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ کوئی ذی استطاعت بھائی انجمن ہذا میں اخبار کے اجراء کے لئے صرف عنایت فرما کر ثواب حاصل کریں

خاکسار نادر علی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شیخو پور ضلع گجرات

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف

شیخ الازہر مصر کی شہادت

روحانی مصلح کی ضرورت

یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے۔ کہ موجودہ مسلمانوں کی حالت افسوسناک ہے۔ اور وہ ایک روحانی مصلح کے سخت محتاج ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے مسلمان بیگانے اور تبلیغ دین سے سراسر غافل ہیں۔ تبلیغی میدان میں بجز جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کوئی جماعت نظر نہیں آتی۔ اور نہ ہی دوسرے افراد کی کوششیں اس جماعت کی مساعی جمیلہ کے بالمقابل قابل ذکر سمجھی جاتی ہیں اس وقت ہمارے سامنے الشیخ مصطفی المراغی کا جو کہ ازہر یونیورسٹی کے پرنسپل رہ چکے ہیں۔ ایک اہم بیان ہے۔ یافا (فلسطین) کے اخبار "الجامعۃ الاسلامیۃ" نے اپنی اشاعت ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء میں یہ بیان شائع کیا ہے۔ علامہ مراغی فرماتے ہیں

"نحن فی حاجۃ الی تربیۃ دینیۃ جدیدۃ ما من ذالک بدٌّ۔ ولکی نظفر بھذہ التربیۃ الجدیدۃ یجب ان تکون العائلۃ مسلمۃ بحق یجب ان یکون الاب مسلماً مراعیاً اصول دینہ فیما یعمل و ما یقول ویجب ان تکون الام مسلمۃ فی کل ما یبدر منھا امام ابنھا وابنتھا ولکن ما الوسیلۃ؟ الواقع ان السبیل الی ایجاد العائلۃ مملوءۃ بالصعاب وکلنا نعرف ھذہ الصعاب ونعرف اسبابھا لذلک لست استطیع ان اقول کیف نوجد الآن العائلۃ المسلمۃ والمدرسۃ لاشک انھا وسیلۃ الی بث الروح الدینیۃ الاسلامیۃ ولکنی قلیل الثقۃ بھا"

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ "ہم ازسرنو دینی تربیت کے محتاج ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اس نئی تربیت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ کہ خاندان پورے طور پر مسلمان ہو۔ ضروری ہے کہ باپ اپنے عمل اور قول میں اسلام کے اصول کو مدنظر رکھنے والا مسلمان ہو ایسا ہی واجب ہے۔ کہ والدہ بھی اپنے بیٹے اور بیٹی کے سامنے ظاہر ہونے والے اعمال واقوال میں حقیقی مسلمان ہو۔ لیکن اس کا کیا انتظام ہو سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان خاندان پیدا کرنے کا راستہ مشکلات سے اٹا پڑا ہے۔ اور ہم سب ان مشکلات اور ان کے راز کو جانتے ہیں۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اب ہم کس طرح مسلمان خاندان وجود میں لا سکتے ہیں؟ بلاشبہ مدرسہ اسلامی روح پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ لیکن میں اس سے بھی ناامید ہوں"۔

تبلیغ اسلام کی ضرورت

تبلیغ اسلام کی ضرورت کے ذکر پر آپ فرماتے ہیں

"یجب علینا نحن ان نعرض جوھر الاسلام الصحیح وخلاصۃ من تاریخہ مفیدۃ للمسلمین والعالم۔۔۔ یجب ان نعلم المبشرین الاسلام النقی الخالی من کل ما ادخل علیہ وتاریخ الاسلام وکذلک تاریخ الادیان الاخری بوجہ عام بل ویجب ان نعلمھم الادیان الاخری ومقارنتھا بالاسلام ۔۔ علی ان ھناک نوعاً آخر من التبشیر ذلک ھو التبشیر بین المسلمین انفسھم ان یجب ان نعلم الاسلام للمسلمین الذین لا یعرفون حقیقۃ دینھم او الذین لا یعرفونھا کاملۃ"

یعنے "ہمارا فرض ہے۔ کہ مسلمانوں اور دوسری دنیا کے سامنے صحیح اسلام کا مغز اور اس کی تاریخ کا مفید خلاصہ پیش کریں۔ ضروری ہے۔ کہ مبلغین اسلام کو بھی خالص اور زائد حاشیوں سے خالی اسلام اور اس کی تاریخ سکھائیں۔ ایسا ہی عام رنگ میں دیگر مذاہب کی تاریخ بھی۔ بلکہ واجب ہے۔ کہ ان کو دوسرے مذاہب اور ان کا اسلام سے مقابلہ بھی سکھائیں۔ پھر علاوہ ازیں تبلیغ کی ایک اور قسم بھی ہے۔ اور وہ خود مسلمانوں کے درمیان کیونکہ ازبس ضروری ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کو بھی اسلام سکھائیں۔ جو کہ اپنے دین کی حقیقت پورے طور پر نہیں جانتے۔ یا بالکل ہی غافل ہیں"

مقتضی زمانہ

مسلمانوں کی حالت اور اسلامی تبلیغ کی ضرورت کے ذکر کے بعد زمانہ کے مقتضی کا بایں الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

"وانی اعتقد ان الزمن فی مصلحۃ الاسلام فالتعصب للمعتقدات القدیمۃ جعل یقل شیئاً فشیئاً والعلم یساعد علی اختیار الاصلح والمسلم اعتقد ان دین الاسلام اصلح ثم ان دین محمد ھو دین البشریۃ کلھا وعموم دینہ لم یتم۔ ان ما اصاب المسلمین لا یؤیسنا لانھا سنۃ اللہ فی خلقہ یعظمون ثم یحقرون ثم یستعیدون عظمتھم وقد قال اللہ سبحانہ فی کتابہ العزیز انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون"

یعنے "میرا پختہ یقین ہے۔ کہ زمانہ اسلام کی تائید میں ہے۔ کیونکہ پرانے عقائد کے لئے تعصب آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ اور علوم مفید ترین چیز کے اختیار کرنے میں مدد کر رہے ہیں۔ اور بلحاظ ایک مسلمان کے میرا اعتقاد ہے۔ کہ دین اسلام سب سے بہتر دین ہے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین سارے انسانوں کے لئے ہے۔ لیکن آپ کے دین کی عالمگیری ہنوز پوری نہیں ہوئی ہاں مسلمانوں کے مصائب ہم کو ناامید نہ کریں۔ کیونکہ مخلوق کے لئے سنت الٰہی اسی طرح ہے۔ کہ وہ عزت حاصل کرتے ہیں۔ پھر حقیر ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کر لیتے ہیں۔ خود خدائے پاک اپنی کتاب میں فرما چکا ہے۔ کہ ہم نے ہی قرآن مجید نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے"

تبلیغ اسلام کون کر رہا ہے

ان تمام حالات کے باوجود کیا دنیا میں کوئی اسلامی حکومت یا کوئی فریق تبلیغ اسلام کرتا ہے؟ شیخ الازہر السابق اس کے متعلق کسی حکومت یا جماعت کا ذکر نہیں کرتے بلکہ صرف جماعت احمدیہ کے متعلق کہتے ہیں:۔

"فالمسلمون الھنود المنتسبون للطائفۃ الاحمدیۃ قد اشتغلوا بالدعوۃ للاسلام فی الھند وفی انکلترا وقد نجحوا بعض النجاح وکذلک نجح الذین اشتغلوا بالتبشیر للاسلام فی امیرکا" (۲۶ رجب ۱۳۵۲ھ)

یعنے "ہندوستانی مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کے افراد نے ہندوستان اور انگلینڈ میں تبلیغ اسلام شروع کر رکھی ہے۔ اور انہیں اس میں ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ وہ افراد بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ جو کہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں"

ناظرین غور فرمائیں۔ کہ کس طرح وہ پودا جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں اگا۔ دنیا بھر میں اپنی شاخیں پھیلا رہا ہے۔ اور اپنے پاکیزہ ثمرات کے ذریعہ احمدیت کے بڑے سے بڑے دشمنوں سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کیا مسلمانوں کی حالت مصلح سماوی کی مقتضی نہیں؟ پھر کیا جماعت احمدیہ کی ایثار سے لبریز خدمات اسلام احمدیت کی حقانیت پر گواہ نہیں؟ ان تمام حالات کے باوجود اگر مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ مانیں۔ تو فرمایئے۔ کہ اسلام کی موجودہ حالت کا مداوا کیا ہے

سے وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(خاکسار اللہ دتا جالندھری)

خدا کے تمام راستبازوں کی صداقت تسلیم کی جائے

۱۴ مارچ کے یوم التبلیغ پر جماعت احمدیہ لاہور نے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا حسب ذیل مضمون جو انہوں نے گزشتہ سال اخبار "تیج" دہلی کے کرشن نمبر کے لئے رقم فرمایا تھا۔ ہینڈ بل کی شکل میں شائع کر کے ہندوؤں میں بڑی کثرت سے تقسیم کیا۔

ایڈیٹر

چو بنیاد دین سست گردد بسے
نمایم خود را بشکل کسے

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानि र्भवति
भारत। अभ्युत्थानम धर्मस्य तदा
त्मानं सृजाम्यहम॥ (अध्या ४ श्लो० ७)

اللہ تعالیٰ کا منشاء

کتب الہیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے۔ کہ ایک وقت میں تمام بنی نوع انسان کے درمیان ایک ایسا تعلق اور رشتہ قائم ہو جائے۔ جیسا کہ ایک خاندان کے مختلف افراد کے درمیان ہوتا ہے۔ اور اب تو مشاہدہ بھی اس امر کی زور کے ساتھ تائید کرتا ہے کہ دنیا نہایت سرعت کے ساتھ اس منشا کی تکمیل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ فاصلے کا تو احساس ہی قریباً غائب ہو رہا ہے۔ آج سے ڈیڑھ سو سال قبل جب ہندوستان کے بعض حصوں میں برطانوی عملداری کا آغاز ہوا۔ تو انگلستان اور ہندوستان کے درمیان کی مسافت چار ماہ میں طے ہوا کرتی تھی۔ اور آج یہ صورت ہے۔ کہ ایک شخص اتوار کی دوپہر کو کراچی سے ڈچ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر تین دن کے بعد بدھ وار کی شام کو لندن پہنچ جاتا ہے۔ اور لندن پہنچ کر ٹیلی فون کے ذریعہ اپنے عزیزوں کے ساتھ جو پیچھے ہندوستان میں پانچ ہزار میل کے فاصلہ پر منتظر بیٹھے ہوں گفتگو کر سکتا ہے۔ وہ اس کی آواز سنتے ہیں۔ اور یہ ان کی آواز سنتا ہے۔ گویا کہ سب ایک کمرے کے اندر موجود ہیں۔ اور وہ وقت نہایت قریب ہے۔ کہ اتنے فاصلہ سے باتیں کرتے وقت طرفین ایک دوسرے کو اسی طرح دیکھ بھی سکیں جس طرح کہ ایک دوسرے کی آواز سن سکتے ہیں۔

اتحاد و یکجہتی کی حرکت

اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ میں ایک تیز حرکت اتحاد اور یکجہتی کی طرف پیدا ہو رہی ہے۔ اور دنیا کو ناچار تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ تمام انسان در اصل اخوت کے مضبوط رشتہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور قومی اور نسلی اور ملکی تفریقیں اور تقسیمیں باہمی میل جول اور جان پہچان کی سہولت کے لئے ہیں۔ نہ کہ باہمی تعلقات کی روک کے لئے۔ اور ان کی غرض یہ ہے کہ انسانی معاشرت کے مختلف شعبوں میں رونق اور ترقی ہو۔ نہ کہ آپس میں مخالفت اور منافرت بڑھے۔ اسی احساس کے ماتحت آئے دن بین الاقوامی۔ سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی مجلسیں باہمی مشاورت کے لئے قائم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ بنی نوع انسان کی ترقی کی راہیں متحدہ طور پر طے کی جا سکیں۔ کہیں جنگ کے ختم کر دینے کے طریق سوچے جا رہے ہیں۔ کہیں دنیا کی اقتصادیات پر بحث ہو رہی ہے۔ پچھلے دنوں جو مشاورت لندن میں اقتصادی امور پر ہوئی۔ اس میں چھیاسٹھ ممالک کے نمایندے شامل ہوئے۔

اتحاد کے رستہ میں روکاوٹیں

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام طور پر انسانوں کے دلوں میں اتحاد کی ضرورت کا احساس تو ہے۔ لیکن ذاتی۔ قومی۔ ملکی اغراض و مفاد اکثر اوقات اس اتحاد کے عملی حصوں کے رستہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی اکثر مشکلات کا حل اسی طریق سے ہو سکتا ہے۔ کہ انسان منشاء الہی کو سمجھیں۔ اور ان تدابیر کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ جن سے وہ منشا پورا ہوتا نظر آئے۔ والا ہو آخر ہوگا تو وہی جو خدا چاہتا ہے اور وہ قومیں اور حکومتیں اور ملک جو اس رستہ میں روک بننے کی کوششیں کریں گے۔ وہ اس رستہ سے ہٹا دئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔

روحانی تربیت کا انتظام

یہی حالت روحانی امور میں ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں بنی نوع انسان کی جسمانی پرورش اور تربیت کا انتظام کیا ہے۔ وہاں ہر زمانے میں اور ہر قوم میں انسانوں کی روحانی پرورش اور تربیت کا انتظام بھی فرمایا ہے۔ اور مختلف زمانوں اور قوموں میں راستباز اور پاک انسانوں کو بنی نوع انسان کی روحانی ہدایت اور تربیت کے لئے مقرر فرماتا رہا ہے اور باوجود انسانی مخالفت اور منصوبوں کے دنیا دیکھتی رہی ہے۔ کہ آخر اللہ تعالیٰ کا منشا ہی غالب ہوتا رہا ہے۔ اور اس کے صادقوں ہی کو ہمیشہ غلبہ حاصل ہوا ہے۔ اور مخالف خواہ افراد ہوں خواہ قومیں۔ خواہ حکومتیں آخر مغلوب ہوتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس سنت کے ماتحت اس کا نور مختلف زمانوں اور ملکوں اور قوموں میں چمکا اور ظاہر ہوا۔ لوگوں نے اسے بجھانے کی کوششیں کیں۔ لیکن یہ نور بڑھتا اور تیز ہی ہوتا گیا۔ اور جن لوگوں نے اسے بجھانے کی کوشش کی وہ مٹا دئے گئے۔ یہی حالت دنیا نے زرتشت اور بدھ کے وقت دیکھی۔ اور اسی نور کا غلبہ رام چندر اور کرشن میں دیکھا یہی نور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ یہی نور تھا جس کے اظہار کی تکمیل کی خاطر اللہ تعالیٰ نے مسیح کو زندہ صلیب سے اتار لیا۔ اور یہی نور تھا جس کا کامل جلوہ فاران کی چوٹیوں اور بطحا کی وادی اور یثرب کے باغوں میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی) کی ذات میں دیکھا (ان تمام راستبازوں اور صادقوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو)

ایک کامل نمونہ

لیکن ہر نبی کے ظہور اور غلبہ کے بعد جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ انسانی خواہشوں اور تادیلوں نے الہٰی ہدایت میں دخل اندازی شروع کر دی۔ اور آہستہ آہستہ ان ہدایات کا اثر زائل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ وہ زمانہ آ گیا۔ کہ جب انسانی تعلقات اس قدر قریب آ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ایک ہی ہدایت نامہ اور ایک ہی کامل نمونہ تجویز فرمایا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ساتھ ہی یہ بشارت بنی نوع انسان کے مختلف طبقوں کو دی۔ کہ جب مادی حالات کی ترقی مختلف قوموں اور انسانوں کو قریب تر لے آئے گی۔ اور مختلف قومیں ایک ہی خاندان کی جزو شمار ہونے لگیں گی۔ اور مختلف ملک ایک ہی شہر کے محلے نظر آنے لگیں گے۔ تو روحانیت میں بھی وہ اتحاد جو ازل سے ... پیدا آتا ہے۔ ظاہر میں بھی نظر آنے لگیگا۔ اور دنیا پہچان لے گی۔ کہ زرتشت۔ بدھ۔ رام چندر۔ کرشن۔ ابراہیم موسیٰ۔ مسیح اور خدا کے بے شمار اور راستبازوں (ان سب پر خدا کی سلامتی ہو) اسی نور کی مختلف چمکیں تھیں۔ جو آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اپنے کمال میں ظاہر ہوا۔

ایک کامل عکس

اور یوں ہوگا۔ کہ آپ کے ایک غلام پر خدا تعالیٰ اس نور کی ایک چمک ڈالے گا۔ جس میں زرتشت کے شیدائی زرتشت کو بدھ کے نام لیوا بدھ کو۔ رام چندر اور کرشن کا نام جپنے والے رام چندر اور کرشن کو۔ ابراہیم اور موسیٰ کے متبعین ابراہیم اور موسیٰ کو۔ اور مسیح کو محبوب رکھنے والے مسیح کو۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں فدا کرنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل عکس کے طور پر دیکھ لیں گے اور پکار اٹھیں گے

کہ یہی وہ نور تھا۔ جو ہمارے بزرگوں کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اور اس طرح تمام اختلافات کو جو روحانی امور میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اٹھا دیئے جائیں گے۔ اور دنیا مادی اور جسمانی اور روحانی اتحاد اور اخوت کی طرف تیزی سے بڑھنا شروع کرے گی۔ اور صلح اور آشتی اور پریم اور شانتی کا زمانہ شروع ہو جائیگا۔ چنانچہ وہ پاک انسان احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ظاہر ہو چکا۔ اور گو ابتدا میں اس کے ساتھ بھی انسانوں نے وہی سلوک کیا۔ جو ہمیشہ خدا کے راستبازوں کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے اور انسانوں نے اسے رد کیا۔ اور دکھ دیا۔ اور حقارت سے دیکھا لیکن آخر وہی ہو گا۔ جو خدا کا منشاء ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی راستبازی اور صداقت قائم کرے گا۔ اور تمام روکیں اس راستہ سے ہٹا دے گا۔ تاکہ بنی نوع انسان روحانی اتحاد کے نقطہ پر جمع ہو سکیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا میں خدا کے تمام راستبازوں کی صداقت کو تسلیم کیا جائے۔ اور ان کی عزت کو تمام قوموں میں قائم کیا جائے۔ اور میں صدق دل سے اپنے ہندو بھائیوں کیساتھ ہم نوا ہو کر کہتا ہوں۔ خدا کے راستباز بندے کرشن پر خدا کی سلامتی ہو ؛

اخبار "الفتح" کی روایت بالکل جھوٹی ہے

اہلحدیث کو جواب

اخبار اہلحدیث امرتسر نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء میں مصر کے معاند احمدیت اخبار الفتح سے ایک روایت نقل کی ہے۔ کہ جناب السید منیر افندی الحصنی نے ڈاکٹر عبدالرحمٰن شہبندر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دکھا کر اس کی بابت پوچھا۔ کہ اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے وغیرہ وغیرہ اس روایت کو نقل کر کے اہلحدیث نے لکھا ہے۔ "الفضل قادیان بتلائے یہ روایت صحیح ہے"؟

سو میں اہلحدیث کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ یہ روایت محض جھوٹ اور افترا ہے۔ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ اگر اخبار اہلحدیث راستبازی کا کم از کم صحافت کی ذمہ داری کا پابند ہے۔ تو ہماری اس سطور کو بھی اپنے صفحات پر شائع کر دے ؛ (خاکسار اللہ دتا جالندہری)

مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۴ مارچ کو غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کی غرض سے جو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس کی مختصر رپورٹیں درج ذیل کی جاتی ہیں ؛

لاہور

الحمد للہ کہ یوم التبلیغ نہایت کامیابی سے گذرا۔ احباب نے نہایت اخلاص اور تن دہی سے حصہ لیا۔ ہندو بہت اچھی طرح پیش آئے اور جب ان سے کہا گیا۔ کہ ہم تبلیغ کے لئے آئے ہیں تو غور سے باتیں سنیں۔ اور محبت اور ملاطفت کے ساتھ غور کرنے یا مزید گفتگو کرنے کے لئے کہا۔ اور عزت سے ہمارے دوستوں کو رخصت کیا۔ بعض کو اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی مطالعہ کے لئے دی گئی۔ سکھ دوست بھی محبت کے ساتھ پیش آئے۔ اور اکثر نے گورمکھی ٹریکٹ کے مضمون کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری کتب میں یہی لکھا ہے۔ اور آئندہ غور کرنے کا وعدہ کیا۔ بعض کو علاوہ گورمکھی ٹریکٹوں کے گورمکھی اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی گئی ؛

عیسائیوں نے عام طور پر بات سننے سے انکار کیا۔ بعض بحث کے لئے آمادہ ہوئے۔ لیکن پھر انکار کر دیا۔ پادریوں نے گرجوں سے چلے جانے کے لئے کہا۔ ایک پادری نے یہ سن کر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں کو مسجد میں گرجا کرنے کی اجازت دی تھی بہت تعجب کا اظہار کیا ؛

دوستوں نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ بعض جگہ بعض دوست ڈیڑھ یا زیادہ مل کر گئے۔ ہوسٹل کے طلباء نے گروپ بنا کر شہر میں تبلیغ کی۔ ہائی کورٹ کے ججوں سے لیکر عوام الناس تک ہر طبقہ کے لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مختلف اقسام کے ۸۵۰ ٹریکٹ وغیرہ خرید کر یا چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ اور ایک پوسٹر جس کا عنوان "میں ہندوؤں کے لئے کرشن اوتار ہوں" عام گذر گاہوں پر چسپاں کیا گیا۔ (خاکسار محب الرحمٰن سکرٹری تبلیغ)

انبالہ

۴ مارچ ۱۹۳۴ء صبح احمدیہ مسجد میں سب دوست جمع ہوئے بابو عبدالغنی صاحب نائب مہتمم تبلیغ اور بابو عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت سے ضروری ہدایات دیں۔ اور سب نے مل کر دعا کی۔ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے حلقہ جات میں روانہ ہو گئے۔ قریباً ۳۰-۳۵ اصحاب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور سینکڑوں تک پیغام حق پہنچایا۔ تین صد کے قریب ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ ہماری طرف سے تقسیم کردہ ٹریکٹ وغیرہ نہایت دلچسپی سے لوگوں نے پڑھے۔ (خاکسار شیخ محمد بشیر آزاد)

ڈنگہ

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۴ مارچ کو غیر مسلموں میں تبلیغ کی گئی۔ احباب نے پوری طرح حق تبلیغ ادا کیا۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ کوئی مخالفت نہیں ہوئی (خاکسار احمد الدین)

جالندہر

۴ مارچ کو احمدی دوستوں کے تین گروپ بنائے گئے۔ ایک گروپ عیسائی مشن کی طرف۔ دوسرا ہندو سکھ صاحبان کی طرف اور تیسرا گروپ دیہاتوں کی طرف روانہ ہوا۔ دیہاتوں میں ہندوؤں۔ چماروں اور سکھوں کو تبلیغ کی گئی ؛

(خاکسار فقیر احمد خان)

فیروز پور

دو مارچ کو ہی تبلیغ کے لئے انتظامات کر دیئے گئے تھے چنانچہ ۴ مارچ کو تمام احباب شہر کے اندر اپنے اپنے مقررکردہ حلقوں میں پھیل گئے۔ اور مغرب تک اس کار خیر میں ہمہ تن مصروف رہے۔ عام طور پر غیر مسلم دوست نہایت تپاک اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ ہمارے دوستوں کے اظہار خیالات کو نہایت توجہ سے سنا۔ اور بعض نے اختتام پر شکریہ بھی ادا کیا۔ ایک ہزار چھیاسی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ؛ (نامہ نگار)

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے شہر اور چھاؤنی کے دس حلقے تجویز کر کے ان میں دو دو تین تین احباب کو تبلیغ کے لئے مقرر کر دیا ۳۵ احباب نے اپنے اپنے حلقوں میں ۲½ ہزار کے قریب غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچایا۔ اور ۲ ہزار کے قریب ٹریکٹ عیسائیوں اور ہندوؤں اور سکھوں میں تقسیم کئے۔ تین عدد قرآن مجید مترجم گورمکھی جناب سری رام صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر مشن کالج اور سردار جناب ارجن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اور جناب راجہ سنگھ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء سیرت نبوی کے جلسوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور اصول اسلام کی فلاسفی بزبان گورمکھی بھی انہی اصحاب کو ایک ایک دی گئی ؎؎

؎؎ عام طور پر ہندوؤں سکھوں اور عیسائی اصحاب نے توجہ سے ہماری باتوں کو سنا۔ مگر نوجوان ہندو عام طور پر مذہب سے متنفر پائے گئے۔ سکھوں نے ہماری باتوں کو اچھی طرح سن کر وعدہ کیا۔ کہ ہم تمہاری باتوں پر غور کریں گے۔ اور کہا۔ کہ واقعی یہی زمانہ ہے جس میں ایک ایسے انسان کو پیدا ہونا چاہیئے جو سب قوموں کو محبت اور آشتی سے آپس میں ملائے ؛

(خاکسار عبدالکریم از پشاور)

مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲ فروری ۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کے لئے تحریک فرمائی تھی۔ اس تحریک پر جن جماعتوں اور احباب نے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ ابھی تک جن جماعتوں یا احباب نے رقم نہیں بھیجی۔ وہ بہت جلد ارسال فرمادیں۔

اس چندہ کی اہمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خطبہ میں خود بیان فرمادی ہے۔ اس لئے جماعتوں کو مستعدی سے اس کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا وصول شدہ رقوم کی مکمل فہرست حضور کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔

بعض جماعتوں سے اس مد میں بہت کم چندہ آیا ہے۔ اور اکثر جماعتوں سے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مد کا روپیہ یا تو ابھی آیا نہیں۔ یا ابھی اس چندے کی فراہمی کے لئے پوری کوشش نہیں کی گئی۔ اس لئے اس بارے میں جلد کوشش فرمائیں۔ تا مصیبت زدگان کی بر وقت امداد کی جاسکے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر	جماعت	روپے	آنے	پائی
۱	قادیان	۲۸۰	۰	۶
۲	حیدرآباد دکن	۱۷۲	۱۳	۰
۳	رہتک	۴۴	۸	۰
۴	کوہاٹ	۸	۱۲	۰
۵	امرتسر	۲	۰	۰
۶	جودھپور	۱۰	۰	۰
۷	حیدرآباد سندھ	۰	۸	۰
۸	چندوسی	۱	۰	۰
۹	ناسک	۱	۶	۰
۱۰	متھرا	۶	۸	۰
۱۱	فیض اللہ چک	۴	۵	۰
۱۲	سیکھواں	۲	۱	۳
۱۳	لاہور	۲۳	۴	۳
۱۴	فتح آباد	۱۲	۰	۰
۱۵	صوابی۔ لنڈی کوتل	۲۰	۱۴	۰
۱۶	ننکانہ صاحب	۰	۱۳	۳
۱۷	چک نمبر ۳	۲	۰	۰
۱۸	چک ع ۲۱۵	۱	۰	۰
۱۹	ایبٹ آباد	۹	۸	۶
۲۰	گجرات	۲۳	۰	۰
۲۱	بنوں	۷۲	۰	۰
۲۲	دہلی	۲۴	۴	۰
۲۳	گیا	۲	۰	۰
۲۴	چک ۲۴۲	۱	۰	۰
۲۵	آرہ	۰	۱۱	۳
۲۶	شیخوپورہ	۶	۰	۰
۲۷	لودہانہ	۱۳	۰	۰
۲۸	جام پور	۲	۱۳	۰
۲۹	جے پور	۵	۱۰	۰
۳۰	چیچاوطنی	۰	۸	۰
۳۱	کشمیر	۱۳	۵	۰
۳۲	سنگرور	۲	۰	۰
۳۳	اجنالہ	۰	۱۴	۰
۳۴	چھاؤنی بکلوہ	۱	۸	۰
۳۵	شاہجہان پور	۵	۱۴	۰
۳۶	مالاکنڈ	۹	۰	۰
۳۷	ڈیرہ غازی خاں	۵	۰	۰
۳۸	شملہ	۷	۱۵	۰
۳۹	منٹگمری	۱۸	۸	۰
۴۰	چک ۳۳۲	۵	۶	۰
۴۱	بہبل چک	۴	۰	۰
۴۲	کریام	۴	۰	۶
۴۳	مونگھیر	۲	۰	۰
۴۴	چک ۳۳۴ سرگودہا	۷	۰	۰
۴۵	چک نمبر ۳۰	۴	۰	۰
۴۶	بمبئی	۲	۰	۰
۴۷	فتح پور	۰	۸	۰
۴۸	چتوڑگڑھ	۲	۰	۰
۴۹	سلطان پور	۵	۰	۰
۵۰	چک ۹۷	۴	۰	۰
۵۱	چک ع ۵۱۳	۳	۰	۰
۵۲	بہاولپور	۱	۱۲	۶
۵۳	گورداسپور	۸	۲	۰
۵۴	طلباء احمدیہ ہوسٹل لاہور	۲۰	۱	۳
۵۵	چک ۸۴	۱۰	۲	۰
۵۶	فاضلکا	۱۰	۰	۰
۵۷	محمود آباد	۷	۱	۰
۵۸	نواب شاہ	۲	۸	۰
۵۹	چک نمبر ۲۸	۱	۶	۰
۶۰	نابھہ	۱۵	۰	۰
۶۱	چک لعل خان	۵	۰	۰
۶۲	کنجاہ	۴	۸	۰
۶۳	سہارنپور	۰	۴	۰
۶۴	چک ۵۴۴	۱	۰	۰
۶۵	ملتان	۷	۱۲	۰
۶۶	کوٹلی ہرنرائن	۸	۴	۰
۶۷	مردان	۱۷	۸	۰
۶۸	ببرکٹھ	۵	۶	۰
۶۹	کاٹھگاں	۴	۸	۰
۷۰	آگرہ	۵	۰	۰
۷۱	الہ آباد	۰	۴	۰
۷۲	برنالہ	۶	۵	۰
۷۳	بھینی شرقپور	۱	۹	۶
۷۴	برہما	۱۰	۰	۰
۷۵	اوڑ	۱۰	۰	۰
۷۶	چک ۹۸ لائلپور	۸	۴	۰
۷۷	پونچھ	۵	۱	۰
۷۸	پنڈدادن خاں	۰	۸	۰
۷۹	بستی رنداں	۰	۴	۰
۸۰	سرگودہا	۰	۱۴	۰
۸۱	گوجرانوالہ	۱۰	۰	۰
۸۲	فیروزپور	۲۴	۱	۶
۸۳	بھاگلپور	۵	۱	۰
۸۴	انبالہ	۲۴	۰	۰
۸۵	لائلپور	۱	۱۳	۰
۸۶	جھنگ	۱	۰	۰
۸۷	عارف والہ	۶	۱۰	۰
۸۸	لوری ننگل	۲	۰	۰
۸۹	صدر سیالکوٹ	۱۲	۰	۰
۹۰	غلام قادر خان صاحب	۵	۰	۰
۹۱	حافظ محمد عبداللہ صاحب	۰	۸	۰
۹۲	برہمن بڑیہ	۰	۸	۰
۹۳	سرائے	۶	۱۳	۰
۹۴	ڈاکٹر پیر بخش صاحب بہاؤنگر	۱	۰	۰
۹۵	سماٹہ	۱	۳	۰
۹۶	میاں روشن دین صاحب	۴	۰	۰
۹۷	رمداس	۰	۷	۰

اخبار "زمیندار" کی غلط بیانیاں

جماعت احمدیہ کے متعلق اخبار "زمیندار" آئے دن اس قسم کی شرمناک غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں کرتا رہتا ہے کہ کوئی شریف انسان ان کا ذکر کرنا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ آج کل جبکہ "زمیندار" ایک طرف تو "روٹی۔ روٹی۔ روٹی" پکار رہا ہے۔ اور دوسری طرف اپنے رستے ہوئے ناسور کے لئے "نئے مرہم" کی تلاش میں ہے۔ اور یہ کہہ رہا ہے۔ کہ "زمیندار چند مہینے سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے" آج کل وہ ایک ایسے ابتلا سے گذر رہا ہے۔ جو پہلے شائد اس پر کم آیا ہوگا" جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے میں خاص طور پر منہمک ہے۔ اور قریباً ہر پرچہ میں اپنی شرافت اور انسانیت کا شرمناک مظاہرہ کرتا نظر آتا ہے۔ اس کی افترا پردازیوں کا اندازہ ذیل کی تازہ مثالوں سے لگ سکتا ہے۔

حال میں ایک یورپین گورنس نے ملازمت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ تو اسے کہا گیا۔ کہ پہلے وہ قادیان چلکر دیکھ آئے۔ کہ وہاں اپنی سوسائٹی سے علیحدہ دیہاتی زندگی بسر کر سکے گی۔ یا نہیں اس پر وہ قادیان آئی۔ اور دوسرے دن واپس چلی گئی۔ اس کے متعلق "زمیندار" نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سب جھوٹ اور بکواس ہے اسی طرح ۸ مارچ کے "زمیندار" نے "قادیانیوں نے مسجد بنانے والے مسلمانوں پر حملہ کر دیا" کے عنوان سے لکھا ہے "قادیان کے مسلمانوں نے اپنے محلہ میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرنے کی تجویز کی۔ جس پر قادیانیوں نے ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا۔ آج ۴ مارچ جب مسلمان مسجد بنا رہے تھے۔ تو مرزائیوں کی ڈنڈا فوج نے چند ذمہ دار شخصوں کی سرکردگی میں مسلمانوں پر حملہ کر دیا"

اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔

"فساد کا سخت خطرہ ہے۔ مسلمانوں میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا جان و مال سخت خطرہ میں ہے"

حالانکہ یہ سراسر دروغ ہے۔ میں خود ۴ مارچ موقع پر موجود تھا۔ کچھ لوگ ایک بہت ہی تھوڑی سی جگہ پر بنیادیں کھود کر اینٹیں لگانے لگے تھے۔ کہ سمال ٹاؤن کمیٹی کے کارکنوں نے کمیٹی سے نقشہ کی منظوری حاصل کئے بغیر تعمیر کرنیکے متعلق نوٹس دیا۔ اس پر انہوں نے خود بخود کام بند کر دیا۔ اسوقت نہ کوئی ڈنڈا فوج وہاں تھی۔ اور نہ کسی پر کسی نے حملہ کیا۔ شام کے قریب مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے جب موقع کا ملاحظہ کیا۔ تو ان کے سامنے بیان کیا گیا۔ کہ ہم مسجد بنانا نہیں چاہتے ہم تو ایک تھڑا بنانے لگے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا۔ میں کاغذات دیکھ کر فیصلہ کرونگا۔ اس پر تعمیر کرنے والوں نے کہا۔ ہم اسی وقت بنیادیں بھرتے ہیں۔

یہ سن کر مجسٹریٹ صاحب نے کہا۔ کہ جب تک ہم فیصلہ نہ کریں۔ کوئی یہاں ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اور احتیاط کے طور پر ایک پولیس مین کا پہرہ اس جگہ مقرر کرنے کا حکم دیا۔

یہ ہے اصل حقیقت جس کا "زمیندار" نے کچھ کا کچھ بنا دیا اور مسجد بنانے والوں پر حملہ کرنے کا سراسر جھوٹا الزام احمدیوں کی طرف منسوب کر دیا۔

دراصل بعض فتنہ پرداز لوگ مقامی پولیس کی شہ پر خواہ مخواہ شور مچا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جہاں حکام ضلع اور اخبارات کو جماعت احمدیہ کے خلاف محض جھوٹی باتیں پہنچائی جاتی ہیں۔ وہاں "افسر صاحب انچارج چوکی قادیان" کی جو اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا عہدہ جلیلہ رکھتے ہیں۔ انتظامی قابلیت کا خاص طور پر ذکر کیا جا رہا ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جموں سے ۱۰ مارچ کی خبر ہے۔ کہ آج بھی سول نافرمانی کے لئے آٹھ والنٹیر ایک عدالت میں چلے گئے۔ مجسٹریٹ نے پولیس کو ان کو گرفتاری کا حکم دیا۔ مگر انسپکٹر پولیس نے اس بنا پر ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ اعلیٰ افسران پولیس نے گرفتاری کی ممانعت کر رکھی ہے۔ اور صرف والنٹیروں کو گھیرے میں لینے کا حکم دے رکھا ہے۔ آخر مجسٹریٹ صاحب عدالت چھوڑ کر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس گئے۔ اور ان سے گرفتاری کی اجازت لے کر ان کو گرفتار کرایا۔

کلکتہ سے ۱۰ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ صرف ایک ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری میں بنگال میں ڈاکوں کی ۸۵ وارداتیں ہوئیں جن میں سے اکثر میں آتشیں اسلحہ بھی استعمال کئے گئے۔

واشنگٹن سے ۱۰ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ نارتھ آئیلنڈ میں سخت زلزلہ آیا ہے۔ جس سے ۷۵ فیصدی مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ اطلاع سے شدید تباہی کی خبریں آ رہی ہیں۔ تاہم نقصان جان بہت کم ہوا۔

سڈنی (آسٹریلیا) سے ۵ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ رات کے دو بجے زلزلہ کا زبردست جھٹکا آیا۔ تفصیلات تا حال موصول نہیں ہوئیں۔ لیکن جھٹکا اس قدر شدید تھا۔ کہ سیسمالوجی کا آلہ بھی خراب ہو گیا۔

یو۔پی کے مختلف شہروں میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ماہ فروری میں پلیگ سے ۲ ہزار اموات ہوئی ہیں صرف ایک ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری میں ۱۲۱۰ اشخاص اس موذی مرض کا شکار ہوئے۔

عراق گورنمنٹ نے ان تمام یہودیوں کو جو برطانوی سیادت کے ابتداء میں حکومت کے مختلف اداروں میں ملازم رکھے گئے تھے برطرف کر دیا ہے۔ برطانوی سفیر نے اس حکم کی تنسیخ کی بہت کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ۱۰ مارچ کو سردار حبیب اللہ خاں نے شرح مالکانہ میں تبدیلی کے سوال پر غور کرنے کے لئے بجٹ میں تخفیف کی تحریک پیش کی۔ اور چودھری عبد الرحمٰن صاحب نے مالیہ اراضی میں ۲۵ فیصدی کی تخفیف کے لئے دونوں تحریکیں کثرت آراء سے پاس ہو گئیں۔ اور حکومت کو دونوں بار شکست ہوئی۔

میو ہسپتال لاہور کی ایک نرس نے ۵ مارچ کو ایک مریضہ کا قرآن شریف زمین پر پھینک دیا تھا۔ جس پر مسلمانوں کی طرف سے احتجاج کیا گیا۔ محکمہ اطلاعات کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ نرس نے معافی مانگ لی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ مجھے ہرگز یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جو کتاب کپڑے میں لپٹی نیچے گر رہی ہے۔ وہ کوئی مذہبی کتاب ہے۔

فرنٹیر کونسل میں مسلمانوں کے تمدنی معاملات کے متعلق شریعت بل پیش کرنے کا ایک ممبر نے نوٹس دیا ہوا تھا جسے گورنر صوبہ سرحد نے منظور کر کے بل پیش کئے جانے کی اجازت دیدی ہے۔

انٹر یونیورسٹیز بورڈ کی تیسری سالانہ کانفرنس کا افتتاح ۱۰ مارچ کو دہلی میں وائسرائے ہند نے کیا۔ اور اپنی تقریر میں کہا۔ کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بے کاری انہیں غلط رستوں پر لگا رہی ہے۔ ماہرین تعلیم کو چاہیئے۔ کہ طلباء کے حالات اور رجحانات کے مطابق انہیں مختلف پیشوں کی طرف متوجہ کریں یونیورسٹی طلباء کی تعداد روز افزوں ہے۔ چنانچہ اس وقت صرف پنجاب میں ۱۷ ہزار یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں۔ سارے ملک میں اس وقت ۱۸ یونیورسٹیاں ہیں۔ جو ۱۹۱۲ء میں جب میں پہلے پہل ہندوستان آیا۔ صرف پانچ تھیں۔

کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ۶ مارچ کو گندم کی درآمد پر محصول کے متعلق ایکٹ کے نفاذ میں ایک سال کی مزید توسیع منظور ہو گئی۔

گاندھی جی کے متعلق ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پنڈت نہرو کی سزایابی سے آپ کا رستہ صاف ہو گیا ہے۔ اور آپ پھر کانگرس کو زندہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد کریں گے۔ جس میں کونسلوں میں داخلہ کی عام اجازت کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

ہز ایکسی لینسی سر سکندر حیات خاں کو ممبران پنجاب کونسل و پنجاب کے شہریوں کی طرف سے ایک دعوت دینے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے اسے قبول کرنے سے اس لئے انکار کر دیا۔ کہ ایسی حالت میں کہ ملک کا ایک حصہ تباہی کے منہ میں ہے۔ دعوتوں پر روپیہ خرچ کرنا ٹھیک نہیں۔ یہی رقم بہار ریلیف فنڈ میں دیدی جائے

وائسرائے ریلیف فنڈ میں ۶ مارچ تک ۲۹ لاکھ کے قریب اور راجندر پرشاد فنڈ میں ۲۰ لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔

جاپان کے وزیر جنگ نے ایک اخباری نمائندہ سے ۵ مارچ کو بیان کیا۔ کہ روس نے جاپان کی سرحد کے قریب ایک لاکھ سپاہی اور تین سو کے قریب ہوائی جہاز جمع کر رکھے ہیں مگر ہم روسی حملہ سے ذرہ بھر بھی خائف نہیں۔ ہم نے اسلحہ تیار کرنے والی فیکٹریوں میں کام کرنے کے لئے ۴۰ ہزار نوجوان بھرتی کئے ہیں۔ جنہیں روزانہ ایک شلنگ اجرت دی جائیگی یہ تمام اسلحہ جات روس کے مقابلہ کے لئے تیار کرائے جا رہے ہیں۔

اشتراکی بین الاقوامی کانفرنس منعقدہ ماسکو میں ۴ مارچ کو ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا گیا۔ کہ روس کے علاوہ اس وقت تمام دنیا میں پونے ۹ لاکھ منظم اشتراکی ہیں۔ برطانیہ اس وقت رجعت پسندی کی طرف دنیا کی رہنمائی کر رہا ہے۔ اور روس کے خلاف سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لے رہا ہے

جرمنی کے ایک نازی لیڈر ڈاکٹر گوئرنگ کا ایک انٹرویو لنڈن کے اخبار ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے کہا۔ کہ میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ میرے سامنے کوئی گاندھی کو آزادی کا ہیرو کہے۔ وہ اینٹی برٹش بالشویک ایجنٹ ہے۔ اور کہ ہم اس بات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے کہ انگریز ہمارے بھائی اور ہمارے ہی خون سے ہیں۔

مسلمانان جموں نے ۷ مارچ کو ولی عہد کی سالگرہ کی تقریب کی وجہ سے سول نافرمانی ملتوی رکھی۔ اور مہاراجہ صاحب کی خدمت میں مسلمانوں کی طرف سے پیغام مبارکباد ارسال کیا گیا

جاپانی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ آئندہ جاپان کے ساتھ کسی قوم کی جنگ کے متعلق کوئی پیشگوئی نہ شائع کی جائے۔ ایسی خبر شائع کرنے والے اخبار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جنگ ہونے کے متعلق غلط خبریں شائع کرنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بہار گورنمنٹ نے ۷ مارچ کو اعلان کیا ہے۔ کہ ضلع بھاگلپور کے بعض مواضع کو طغیانی سے بچانے کے لئے جو بند تیار کئے گئے تھے۔ وہ ٹوٹ چکے ہیں۔ نیز زلزلہ نے پانی کی سطح کو بلند کر دیا ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ برسات کے موسم میں بھاگلپور میں طغیانی آ جائے گی۔ لہذا سرکاری ہیڈ کوارٹرز وہاں سے سیال میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔

ڈیرہ دون سے ۷ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ آج ۵ ½ بجے شام یہاں زلزلہ کا دھکا محسوس ہوا۔ کل بھی ایسا ہوا تھا

وائسرائے ہند زلزلہ زدہ رقبہ کا معائنہ کرنے کے لئے ۷ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز پٹنہ پہنچے۔

کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ کہ بہار کے مصیبت زدگان کے لئے ایک کروڑ روپیہ منظور کیا جائے۔ لیکن یہ تحریک ۷ مارچ کو گر گئی۔

پٹنہ سے ۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق جاپان سے بہار... [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی